دین اسلام پر قائم رہنے کے اہم عوامل اور اسباب

تحریر: الشیخ صالح بن عبدالعزیز آل شیخ
سعودی وزیر مذہبی امور

ترجمہ: مولانا عابد مجید مدنی،
مدرس جامعہ تعلیمات اسلامیہ

دین اسلام سے دوری میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ فتنوں اور فسادات کی زیادتی کی وجہ سے دینی احوال بدتر ہو رہے ہیں۔ ایسے گئے گزرے پرفتن دور میں دینی روایات واقدار پر عمل کرنا جہاد اور مجاہدہ ہے۔

دین پر عمل وہی شخص کر سکتا ہے جس کے دل میں دین کی عظمت واضح ہو، وہ رب تعالیٰ کی تعظیم، رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور قرآن وسنت کے احکامات پر عمل کرتا ہو۔ اس بارے مین ہرگز شرم محسوس نہ کرے۔ موجودہ دور میں مسلمان دینی احکامات پر عمل پیرا، اس لئے نہیں ہوتے کہ وہ اس میں عار محسوس کرتے ہیں۔ یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ جو شخص دین سے دور رہ کر زندگی بسر کرتا ہے اسے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دین پر ثابت رہنا کتاب وسنت کی اطاعت ہے، اس میں اخروی مغفرت بھی ہے اور یوں جنت کا حصول بھی ممکن ہو سکے گا۔

دین اسلام پر عمل کرنے اور اسے اپنانے والوں کو فرقہ ناجیہ (کامیاب گروہ) سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان کے برعکس اہل بدعت ہیں جو بدعملی اور بدعات کو اپنانے کی وجہ سے آخرت میں ناکام ہوں گے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ سنت و بدعت میں فرق اور صحیح، غلط کی پہچان کرے کیونکہ صحیح پر عمل کرنے سے دین پر قائم رہنے میں معاونت ملے گی۔ اس کے دو اصول ہیں:

۱۔ کتاب وسنت کی اتباع واطاعت

۲۔ سلف صالحین کے فہم کے مطابق علم نافع کا حصول۔

دونوں اصولوں میں پہلا اصول بنیادی ہے جس میں کتاب وسنت کو مضبوطی سے لازم پکڑنے کا حکم ہے۔ اسے اپنانے کی دو نشانیاں ہیں۔ دینی احکام پر قائم رہنا، اہل بدعت اور بدعات کو رد کرنا۔

ارشاد الٰہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور فرقوں میں مت بٹ جاؤ۔

اس آیت میں مذکور حبل اللہ کی مختلف تفاسیر ہیں:

☆ حبل اللہ سے مراد قرآن مجید

☆ اس سے مراد سنت نبویؐ جو کہ قرآن مجید کی وضاحت کرتی ہے۔

☆ حبل اللہ سے مراد اخلاص ہے، جماعت کو لازم پکڑنا ہے۔

آخری معنی کی وضاحت یہ ہے کہ ایک جماعت کو لازم پکڑنے سے اختلاف وانتشار اور فرقہ واریت کی نفی ہوگی۔ لہٰذا لوگ فرقے فرقے نہیں ہوں گے اور اپنی اپنی خواہشات کی پیروی بھی نہیں کریں گے۔ نیز وہ بدعات و خرافات میں بھی مبتلا نہیں ہوں گے۔ لہٰذا اتفاق و اتحاد کی فضا قائم ہوگی، باہمی نفرت اور کراہت کا خاتمہ ہوگا اور کتاب اللہ پر یقین میں اضافہ ہوگا۔

مسلمانوں کی تاریخ اس بات کی گواہ اور شاہد ہے کہ ان کے مابین فتنوں اور فسادات کے پھیلنے کی بنیادی وجہ خواہشات کی پیروی اور باہمی نااتفاقی تھی۔ ان بگڑے ہوئے حالات میں اگر کسی چیز نے دین کو قائم رکھا تو وہ یقین محکم اور استقامت تھی لہٰذا مسلمان متحد ومتفق ہو کر ایک پلیٹ فارم پر جمع رہے۔

دین پر ثابت اور قائم رہنے کا دوسرا اہم اساسی اصول، علم نافع کا حصول اور اسے عام کرنا ہے۔ علم نافع، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ والا علم ہے۔ جس کی مدد سے ان دونوں کا فہم حاصل ہوتا ہے۔

اسی علم کے ذریعے محقق اسلاف اور بزرگوں کے دلائل کو سمجھنے کا راستہ آسان ہوتا ہے۔

اہل علم وفضل کا طبقہ ہر دور میں رہتا ہے اور اس نے اپنا کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے صحیح علم اور سلفی فہم ومنہج کو قائم رکھا اور حق سے پردہ

اٹھایا، خواص وعوام اس کی پیروی کرتے رہے، حق ایسا امر ہے جو کہ ہر دور میں ثابت رہتا ہے وہ کبھی پوشیدہ نہیں ہوتا۔ بسا اوقات پرفتن ادوار میں مشتبہ ضرور ہوتا ہے اور اس کی پہچان آسانی سے نہیں ہوتی۔

ایسی صورتحال میں اصل علم وفضل اور اہل ذکر کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ وہ حق کی وضاحت کریں اور یوں اس پر عمل کرنا آسان ہو۔ دین اسلام پر قائم رہنے کا ایک اہم عنصر علم وفضل کا حصول ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ دین پر قائم رہنے کا اہم ہتھیار علم نافع ہے۔ جو بصیرت کے بغیر ہوتو وہ فتنوں اور گمراہیوں کو عام کرنے کے مترادف ہے جس سے دوسرے لوگوں کو بھی نقصان ہوگا۔

امت مسلمہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ بگاڑ میں اضافہ، علم نافع کے فقدان کی وجہ سے ہوا، کیونکہ یہی علم شریعت ہی، اختلافات اور انتشار کے خاتمہ کا اہم عامل ہے۔ اسی سے دفع مضرت اور جلب منفعت ہوتا ہے۔ اور علم شریعت، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے اخذ ہوتا ہے۔ لہٰذا فسادات اور اختلافات وانتشار اور فرقہ واریت کا خاتمہ کتاب اللہ اور سنت رسول پر عمل ہی سے ہوسکتا ہے۔

بزرگان دین کی عادت مبارکہ یہی ہوا کرتی تھی کہ وہ فتنوں میں نہیں پڑا کرتے تھے۔ نہیں اپنی زبانوں پر مکمل کنٹرول حاصل تھا۔ وہ فرمایا کرتے تے کہ زبان ایک آلہ ہے جو انسان کو آزمائشوں سے محفوظ کرسکتی ہے اور انہیں الجھا بھی سکتی ہے۔

شارع علیہ السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ لوگ اپنی زبانوں کے باعث، جہنم میں اپنے چہروں کے بل ڈالے جائیں گے۔ ایک اور حدیث نبویؐ میں مذکور ہے کہ انسان اگر بولے تو بہتر بولے ورنہ خاموش رہے۔ یہ وہ نبویؐ زریں اصول ہیں کہ جنہیں انسان اپنا کر نقصانات سے بچ سکتا ہے اور دین پر قائم بھی رہ سکتا ہے۔ اگر زبانوں کا غلط استعمال ہوگا تو اختلافات میں اضافہ ہوگا اور فتنے بڑھتے چلے جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے''۔ مذکورہ سطور سے معلوم ہوا کہ زبان کا صحیح، درست استعمال اور اسے قابو میں رکھنا فتنوں کو کم کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ فتنوں کے دور میں ہرگز کفر کے فتوے صادر نہ کئے جائیں اور نہ کسی کو گمراہ کہا جائے۔ کیونکہ تکفیر کے بعد کے نتائج اور اثرات بہت برے اور سنگین ہوتے ہیں جن کا مقابلہ کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں بہتر راستہ یہ ہونا چاہئے کہ اہل علم وفضل کی طرف رجوع کیا جائے اور حالات کو درست کرنے میں ان سے رہنمائی لی جائے۔

حالات وواقعات کو خراب کرنے میں اہم کردار ذرائع ابلاغ اور میڈیا کا بھی ہے۔ اس کی وجہ سے لوگوں کے دینی جذبات ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ اگر دین پر ثابت قدم رہنا ہے تو ان کے غلط پروگراموں میں دلچسپی کو ترک کرنا ہوگا۔ ایسے پروگرام ایمان کو خراب کرتے ہیں لہٰذا وہ مضطرب اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ موجودہ دور کے میڈیا کی وجہ سے علمی ترقی کی بجائے معکوس ترقی ہو رہی ہے۔ جہالت عام ہو رہی ہے، فحاشی کا دور دورہ ہے۔ بزرگوں کا کوئی ادب واحترام نہیں رہا، نماز کی طرف کوئی آتا ہی نہیں، صحیح بخاری کی روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ بر پا فرماتے ہیں جب قیامت فرپا ہوگی، تب علم کم اور جہالت عام ہوگی۔

حقیقت یہ ہے کہ علم نافع (صحیح شرعی علم) کے اچھے اثرات انسان کی طبیعت پر عیاں ہوگئے ہیں۔ علم دین کا طالب جب کسی عالم دین کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو امن کے گہوارے میں محسوس کرتا ہے وہ علوم اسلامیہ سے متعارف ہوکر ان پر ثابت قدم رہنے کا عزم کر لیتا ہے لیکن جب ایک شخص گھٹنوں فحش اور برے پروگرام دیکھنے کیلئے برائی کے مراکز جاتا ہے تو وہ شخص برے اثرات قبول کرتا ہے۔ موجودہ دور کے ذرائع ابلاغ ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، کیبل وغیرہ لوگوں کے ایمان کو کمزور اور خراب کر رہے ہیں۔ اخلاق کا جنازہ نکل چکا ہے، ادب اور آداب کا خاتمہ ہوتا جا رہا ہے۔ اگر دین پر قائم رہنا ہے تو ذرائع ابلاغ کا قبلہ درست کرنا ہوگا اور اپنے آپ کو برے پروگراموں سے محفوظ کرنا ہوگا۔

دین داری کو اپنانے اور دین پر قائم رہنے کا ایک اہم عامل کثرت عبادت ہے۔ لہٰذا نماز باجماعت ادا کی جائے، توحید کے گیت گائے جائیں، اطاعت الٰہی واطاعت رسولؐ کی جائے، تلاوت قرآن مجید کی عادت ڈالی جائے، سنت کا اہتمام کیا جائے، فتنوں اور آزمائشوں کے دور میں کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنا یہ ایک اہم نکتہ ہے، جس کی پیروی لازمی ہے نیز علم نافع کا حصول، التزام اجتماعت، بدعات وخرافات سے دوری، زبان پر قابو پانا، عبادات کو کثرت سے کرنا اور فقہی قواعد وضوابط کا خیال رکھنا بھی دین پر قائم رہنے کے اہم عوامل ہیں۔ مسلمانوں کے چاہئے کہ وہ مقاصد شریعت کو سمجھنے کی کوشش کریں، عزت ووقار کی زندگی بسر کریں اور یہی ان کی عزت، عظمت اور بزرگی کی علامت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆